تقریر بابت مسیح موعودؑ
وقت 5-7 منٹ

✿✿✿ تقریر ✿✿✿

حضرت مسیح موعودؑ کی احباب جماعت کو نصائح

(از ملفوظات جلد اوّل ایڈیشن 1984ء)

(تقریر نمبر7)

اللہ تعالیٰ قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوۡمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوۡا مَا بِاَنۡفُسِہِمۡ(الرعد:12)

کبھی نصرت نہیں ملتی درِ مولیٰ سے گندوں کو
کبھی ضائع نہیں کرتا وہ اپنے نیک بندوں کو
وُہی اُس کے مُقرّب ہیں جو اپنا آپ کھوتے ہیں
نہیں راہ اُس کی عالی بارگہ تک خود پسندوں کو
یہی تدبیر ہے پیارو کہ مانگو اُس سے قربت کو
اُسی کے ہاتھ کو ڈھونڈو جلاؤ سب کمندوں کو

سامعین کرام! حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افاضات اور فرمودات پر مشتمل ملفوظات پر دس جلدیں زیر مطالعہ رہتی ہیں۔ ان سے اپنی ذاتی اصلاح اور احباب جماعت کی تعلیم و تربیت اور اصلاحِ احوال کے لئے بہت قیمتی نصائح مل جاتی ہیں۔اِن کو پڑھ کر خیال گزرا کہ کیوں نہ آپؑ کی اہم اور مفید نصائح کو افادہ عام کے لئے تقاریر کی صورت میں جمع کر دیا جائے۔ سو آج ملفوظات جلد اوّل ایڈیشن 1984ء سے چند اہم اور قیمتی نصائح قارئین کی خدمت میں پیش ہیں۔ یہ اس سلسلہ کی تقریر نمبر 7 ہے۔

اپنی جماعت کو کچھ نصیحتیں کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

”بجائے خود مرض طاعون عذاب شدید ہے۔ دوسرا قانون اس پر سخت ہے جو دوسرا اعذاب ہے اور مرض بھی بڑھ کر ہے۔ عورت ہو یا بچہ ہو الگ کیا جاتا ہے اور گھر کو خالی کرنے کا حکم دیا جاتا ہے۔ اس مرض اور اس کے قانون پر غور کر کے میرے دل میں ایک درد پیدا ہوا اور مَیں نے تہجد میں اس کے متعلق دعا کی تو الہام ہوا۔ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوۡمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوۡا مَا بِاَنۡفُسِہِمۡ(الرعد:12)۔ اب خیال ہوتا ہے کہ وہ الہام جو ہوا تھا کہ ”کون کہہ سکتا ہے اے بجلی آسمان سے مت گر“۔ شاید اسی سے متعلق ہو۔“

(ملفوظات جلد اول صفحہ 206)

استغفار کثرت سے کرنے کے بارے میں نصیحت کرتے ہوئے فرمایا۔

”مَیں تمہیں یہ سمجھانا چاہتا ہوں کہ جو لوگ قبل از نزولِ بلا دعا کرتے ہیں اور استغفار کرتے اور صدقات دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُن پر رحم کرتا ہے اور عذاب الٰہی سے اُن کو بچالیتا ہے۔ میری اِن باتوں کو قصّہ کے طور پر نہ سنو۔ مَیں نُصحاً للہ کہتا ہوں اپنے حالات پر غور کرو اور آپ بھی اور اپنے ساتھیوں کو بھی دعا میں لگ جانے کے لیے کہو۔ استغفار عذاب الٰہی اور مصائب شدیدہ کے لیے سپر کا کام دیتا ہے۔ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ مَا کَانَ اللّٰہُ مُعَذِّبَہُمۡ وَ ہُمۡ یَسۡتَغۡفِرُوۡنَ (الانفال:34)۔ اس لیے اگر تم چاہتے ہو کہ اس عذاب الٰہی سے تم محفوظ رہو تو استغفار کثرت سے پڑھو۔“

(ملفوظات جلد اول صفحہ 207)

صحابہ کرام کی جماعت میں شامل ہو جاؤ۔ فرمایا

"اگر مسلمانوں کا نمونہ دیکھنا چاہو۔ تو صحابہ کرام کی جماعت کو دیکھو۔ جنہوں نے اپنے جان و مال کے کسی قسم کے نقصان کی پرواہ نہیں کی۔ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا کو مقدم کر لیا۔ خدا تعالیٰ کی رضا پر راضی ہو جانا ہی ایک فعل تھا جو سارا قرآن شریف اس کی تعریف سے بھرا ہوا ہے اور رضی اللہ عنہم کا تمغہ اِن کو مل گیا۔ پس جب تک تم اپنے اندر وہ امتیاز وہ جوش حمیت اسلام کے لیے محسوس نہ کر لو ہر گز اپنے آپ کو کامل نہ سمجھو۔"

(ملفوظات جلد اول صفحہ 218)

فتح چاہتے ہو تو متقی بنو۔ فرمایا

"اگر ہم نری باتیں ہی باتیں کرتے ہیں تو یاد رکھو! کچھ فائدہ نہیں ہے۔ فتح کے لیے ضرورت ہے تقوی کی۔ فتح چاہتے ہو تو متقی بنو۔"

(ملفوظات جلد اول صفحہ 232)

سامعین! ہمارے لیے اپنے اخلاق اور اعمال میں ترقی کرنا ضروری ہے۔ فرمایا

"ضروری امر یہ ہے کہ ہم اپنے اخلاق اور اعمال میں ترقی کریں اور تقویٰ اختیار کریں تا کہ خدا تعالیٰ کی نصرت اور محبت کا فیض ہمیں ملے پھر خدا کی مدد کو لے کر ہمارا فرض ہے اور ہر ایک ہم میں سے جو کچھ کر سکتا ہے اس کو لازم ہے کہ وہ ان حملوں کے جواب دینے میں کوئی کوتاہی نہ کرے۔ ہاں جواب دیتے وقت نیت یہی ہو کہ خدا تعالیٰ کا جلال ظاہر ہو۔

پھر فرمایا: لوگ میرے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر یہ تو کہہ جاتے ہیں کہ دین کو دنیا پر ترجیح دوں گا لیکن یہاں سے جا کر اس بات کو بھول جاتے ہیں۔ وہ کیا فائدہ اٹھا سکتے ہیں اگر وہ یہاں نہ آئیں گے۔ دنیا نے ان کو پکڑ رکھا ہے۔ اگر دین کو دنیا پر ترجیح ہوتی تو وہ دنیا سے فرصت پا کر یہاں آتے۔

حضرت اقدس علیہ السلام نے بعض الہامات کے بعد جماعت کو بڑی تاکید کی کہ تیاری کرو۔ نمازوں میں عاجزی کرو۔ تہجد کی عادت ڈالو۔ تہجد میں رو رو کر دعائیں مانگو کہ خدا تعالیٰ گڑ گڑانے والوں اور تقوی اختیار کرنے والوں کو ضائع نہیں کرتا۔

ہمارے مبارک امام علیہ السلام بھی بار بار یہی وصیت فرماتے ہیں کہ جماعت متقی بن جاوے اور نمازوں میں خشوع و خضوع کی عادت کریں اور ایک روز بڑے درد سے فرمایا کہ اصلاح و تقویٰ پیدا کرو۔ ایسا نہ ہو کہ تم میری راہ میں روک بن جاؤ۔"

(ملفوظات جلد اول صفحہ 233-234)

غفلت، شکوک و شبہات اور نفسانی ظلمتوں کا علاج

"بابو محمد افضل صاحب نے ہندوستان سے افریقہ کی طرف روانگی کے موقع پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے عرض کی کہ بعض غفلت کے مقامات سے وہ شکوک و شبہات و نفسانی ظلمتوں کا ایک دریا ہمراہ لائے تھے اور اب پھر انہی مقامات کو جانا ہے۔ اس لیے دعا کی جائے۔ حضرت اقدس علیہ السلام نے ایسی مشکلات سے نکلنے کے لیے مندرجہ ذیل چار امر بطور علاج بتائے۔ (1) قرآن شریف کی تلاوت کرتے رہنا۔ (2) موت کو یاد رکھنا۔ (3) سفر کے حالات قلم بند کرتے رہنا۔ (4) اگر ممکن ہو تو ہر روز ایک کارڈ لکھتے رہنا۔"

(ملفوظات جلد اول صفحہ 234)

حلال پر بھی ایسا زور نہ مارو کہ نفس پرست ہی بن جاؤ

"غرض اگر حلال کو حلال سمجھ کر بیویوں ہی کا بندہ ہو جاوے۔ تو بھی غلطی کرتا ہے۔ ہر ایک شخص اللہ تعالیٰ کی منشا کو نہیں سمجھ سکتا۔ اس کا یہ منشا نہیں کہ بالکل زن مرید ہو کر نفس پرست ہی ہو جاؤ اور وہ یہ بھی نہیں چاہتا کہ رہبانیت اختیار کرو بلکہ اعتدال سے کام لو اور اپنے تئیں بے کار کاروائیوں میں نہ ڈالو۔"

(ملفوظات جلد اول صفحہ 236-237)

قبولیت دعا میں توقف کامیابی کا موجب ہے۔ فرمایا

"یاد رکھو کہ دعا کے لیے اگر جلدی جواب مل جائے تو عموماً اچھا نہیں ہوتا۔ پس دعا کرتے ناامید نہ ہو۔ دعا میں جس قدر دیر ہو اور اس کا بظاہر کوئی جواب نہ ملے تو خوش ہو کر سجدہ ہائے شکر بجالاؤ کیونکہ اس میں بہتری اور بھلائی ہے۔ توقف کامیابی کا موجب ہوتا ہے۔"

(ملفوظات جلد اول صفحہ 237)

سامعین! اپنے فرائض منصبی باحسن طریق ادا کرو۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں۔

”اصل بات یہی ہے کہ خدا جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ ویرانہ کو آبادی اور آبادی کو ویرانہ بنا دیتا ہے۔ شہر بابل کے ساتھ کیا کیا؟ جس جگہ انسان کا منصوبہ تھا کہ آبادی ہو وہاں مشیت ایزدی سے ویرانہ بن گیا اور اُلوؤں کا مسکن ہو گیا اور جس جگہ انسان چاہتا تھا کہ ویرانہ ہو۔ وہ دنیا بھر کے لوگوں کا مرجع ہو گیا۔ پس خوب یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر دعا اور تدبیر پر بھروسہ کرنا حماقت ہے۔ اپنی زندگی میں ایسی تبدیلی پیدا کر لو کہ معلوم ہو کہ گویا نئی زندگی ہے۔ استغفار کی کثرت کرو۔ جن لوگوں کو کثرت اشغال دنیا کے باعث کم فرصتی ہے۔ ان کو سب سے زیادہ ڈرنا چاہیے۔ ملازمت پیشہ لوگوں سے اکثر فرائض خداوندی فوت ہو جاتے ہیں اس لیے مجبوری کی حالت میں ظہر و عصر اور مغرب و عشاء کی نمازوں کا جمع کر کے پڑھ لینا جائز ہے۔ مَیں یہ بھی جانتا ہوں کہ اگر حکام سے نماز پڑھنے کی اجازت طلب کر لی جائے تو وہ اجازت دے دیا کرتے ہیں۔ نیز اعلیٰ حکام کی طرف سے ماتحت افسروں کو اس بارے میں خاص ہدایات ملی ہوئی ہوتی ہیں۔ ترکِ نماز کے لیے ایسے بیجا عذر بجز اپنے نفس کی کمزوری کے اور کوئی نہیں۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد میں ظلم وزیادتی نہ کرو۔ اپنے فرائضِ منصبی نہایت دیانت داری سے بجالاؤ۔ گورنمنٹ پر ایک سیکنڈ کے لیے بھی بدظنی نہ کرو۔ کیا تمہیں سکھوں کے عہدِ حکومت کے واقعات معلوم نہیں۔ جس وقت مسجدوں میں اذان دینی موقوف ہو گئی تھی۔ گائے کو ذراسی تکلیف دینے پر سخت ایذائیں اور بے حد ظلم ہوتے تھے۔ پس ایسی مصیبت سے تم کو خلاصی دینے کے لیے اللہ تعالیٰ بہت فاصلہ سے اس سلطنت کو لایا۔ جس سے ہم نے بہت فائدہ حاصل کیا اور امن وامان سے اپنے فرائض مذہبی ادا کرنے لگے اس لیے ہمیں کس قدر شکریہ اس گورنمنٹ کا کرنا چاہیے۔ خوب یاد رکھو کہ جو شخص انسان کا شکر نہیں کرتا وہ خدا کا بھی شکر نہیں کرتا۔ یہ قاعدہ ہے اگر انسان اپنے کسی عضو سے کام نہ لے تو وہ ایک عرصہ کے بعد بے کار ہو جایا کرتا ہے۔ مشہور ہے کہ اگر آنکھ کو 40 دن بند رکھا جائے تو وہ بالکل اندھی ہو جائے۔ اس لیے مَیں تم کو بتاکید نصیحت کرتا ہوں کہ گورنمنٹ کے احسان ہم پر بہت ہیں۔ حقائق و معارف کی کثیر التعداد کتب کہاں سے کہاں ہمیں میسر آتی ہیں۔ ان کی سلطنت کی آزادی سے ہم نے بہت فائدہ اٹھایا ہے، ہمارے مذہب پر حملے ہوئے اور دیگر مشکلات کا سامنا ہوا تو ہم نے کس طرح سے آزادی سے ان کا دفعیہ کیا۔ اللہ تعالیٰ نے حسب وعدہ وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ۔ وَاِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ (العنکبوت:70) ہم پر کس قسم کے معارف کھولے۔ جنہیں ہم نے دور ونزدیک شائع کیا۔ گورنمنٹ کی آزادی بھی ایک باعث ان کے کھلنے کا ہے۔ بالآخر مَیں پھر یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ سے سچا رشتہ قائم کرو اور گورنمنٹ کی نسبت بدظنی مت کرو بلکہ اس کی ہدایات کی تعمیل کرو اور اسے مدد دو۔“

(ملفوظات جلد اول صفحہ 265-266)

آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ عزت سے پیش آؤ۔ فرمایا

”اللہ تعالیٰ کسی کی پرواہ نہیں کرتا۔ مگر صالح بندوں کی۔ آپس میں اخوّت اور محبت کو پیدا کرو۔ اور درندگی اور اختلاف کو چھوڑ دو اور ہر ایک قسم کے ہزل اور تمسخر سے مطلقاً متعلقاً کنارہ کش ہو جاؤ۔ کیونکہ تمسخر انسان کے دل کو صداقت سے دور کر کے کہیں کا کہیں پہنچا دیتا ہے۔ آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ عزت سے پیش آؤ۔ ہر ایک اپنے آرام پر اپنے بھائی کے آرام کو ترجیح دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے ایک سچی صلح پیدا کر لو اور اس کی اطاعت میں واپس آجاؤ۔ اللہ تعالیٰ کا غضب زمین پر نازل ہو رہا ہے اس سے بچنے والے وہی ہیں۔ جو کامل طور پر اپنے سارے گناہوں سے توبہ کر کے اس کے حضور میں آتے ہیں۔

تم یاد رکھو کہ اگر اللہ تعالیٰ کے فرمان میں تم اپنے تئیں لگاؤ گے اور اس کے دین کی حمایت میں ساعی ہو جاؤ گے۔ تو خدا تمام رکاوٹوں کو دور کر دے گا اور تم کامیاب ہو جاؤ گے۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ کسان عمدہ پودوں کی خاطر کھیت میں سے ناکارہ چیزوں کو اکھاڑ کر پھینک دیتا ہے اور اپنے کھیت کو خوشنما درختوں اور بار آور پودوں سے آراستہ کرتا اور ان کی حفاظت کرتا اور ہر ایک ضرر اور نقصان سے ان کو بچاتا ہے۔ مگر وہ درخت اور پودے جو پھل نہ لاویں اور گلنے اور خشک ہونے لگ جاویں ان کی مالک پرواہ نہیں کرتا کہ کوئی مویشی آکر ان کو کھا جائے۔ یا کوئی لکڑہارا ان کو کاٹ کر تنور میں ڈال دے۔ سو ایسا ہی تم بھی یاد رکھو اگر تم اللہ تعالیٰ کے حضور میں صادق ٹھہرو گے۔ تو کسی کی مخالفت تمہیں تکلیف نہ دے گی۔ پر اگر تم اپنی حالتوں کو درست نہ کرو اور اللہ تعالیٰ سے فرمانبرداری کا ایک سچا عہد نہ باندھو۔ تو پھر اللہ تعالیٰ کو کسی کی پرواہ نہیں۔ ہزاروں بھیڑیں اور بکریاں روز ذبح ہوتی ہیں پر ان پر کوئی رحم نہیں کرتا اور اگر ایک آدمی مارا جائے تو کتنی بازپرس ہوتی ہے۔ سو اگر تم اپنے آپ کو درندوں کی مانند بے کار اور لاپرواہ بناؤ گے تو تمہارا بھی ایسا ہی حال ہو گا۔ چاہیے کہ تم خدا کے عزیزوں میں شامل ہو جاؤ۔ تاکہ کسی وبا کو یا آفت کو تم پر ہاتھ ڈالنے کی جرات نہ ہو سکے۔ کیونکہ کوئی بات اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بغیر زمین پر ہو نہیں سکتی۔ ہر ایک آپس کے جھگڑے اور جوش اور عداوت کو درمیان میں سے اٹھا دو کہ اب وہ وقت ہے کہ تم ادنیٰ باتوں سے اعراض کر کے اہم اور عظیم الشان کاموں میں مصروف ہو جاؤ۔ لوگ تمہاری مخالفت کریں گے اور انجمن کے ممبر تم پر ناراض ہوں گے۔ پر تم ان کو نرمی

سے سمجھاؤاور جوش کوہر گز کام میں نہ لاؤ۔ یہ میری وصیت ہے۔ اس بات کو وصیت کے طور پر یاد رکھو کہ ہر گز تندی اور سختی سے کام نہ لینا۔ بلکہ نرمی اور آہستگی اور خلق سے ہر ایک کو سمجھاؤاور انجمن کے ممبروں کے ذہن نشین کراؤ کہ ایسا میموریل فی الحقیقت دین کو ایک نقصان دینے والا عمل ہے اور اسی واسطے ہم نے اس کی مخالفت کی کہ دین کو صدمہ پہنچتا ہے۔"

(ملفوظات جلد اول صفحہ 265-268)

نمازوں کو باقاعدہ التزام سے پڑھو۔ فرمایا

"ابھی جاڑا آنے والا ہے اس لیے پہلے ہی سے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آجاؤ۔ نمازوں کو باقاعدہ التزام سے پڑھو۔ بعض لوگ صرف ایک ہی وقت کی نماز پڑھ لیتے ہیں۔ وہ یاد رکھیں کہ نمازیں معاف نہیں ہوتیں۔ یہاں تک کہ پیغمبروں تک کو معاف نہیں ہوئیں۔ ایک حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک نئی جماعت آئی انہوں نے نماز کی معافی چاہی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس مذہب میں عمل نہیں وہ کچھ مذہب کچھ نہیں۔ اس لیے اس بات کو خوب یاد رکھو اور اللہ تعالیٰ کے احکام کے مطابق اپنے عمل کرلو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نشانوں میں سے ایک یہ بھی نشان ہے کہ آسمان اور زمین اور اس کے امر سے قائم رہ سکتے ہیں۔ بعض دفعہ وہ لوگ جن کی طبائع طبیعیات کی طرف مائل ہیں۔ کہا کرتے ہیں کہ نیچری مذہب قابل اتباع ہے۔ کیونکہ اگر حفظِ صحت کے اصولوں پر عمل نہ کیا جائے تو تقویٰ وطہارت سے کیا فائدہ ہو گا؟ سو واضح رہے کہ اللہ تعالیٰ کے نشانوں میں سے یہ بھی ایک نشان ہے کہ بعض وقت ادویات بیکار رہ جاتی ہیں اور حفظِ صحت کے اسباب بھی کسی کام نہیں آسکتے۔ نہ دوا کام آسکتی ہے۔ نہ طبیب حاذق۔ لیکن اگر اللہ تعالیٰ کا امر ہو تو الٹا سیدھا ہو جایا کرتا ہے۔"

(ملفوظات جلد اول صفحہ 263)

دعا سے کیا ملتا ہے۔ نصیحت کرتے ہوئے فرمایا۔

"اگر دعا نہ ہوتی تو کوئی انسان خداشناسی کے بارے میں حق الیقین تک نہ پہنچ سکتا۔ دعا سے الہام ملتا ہے۔ دعا سے ہم خدا تعالیٰ سے کلام کرتے ہیں۔ جب انسان اخلاص اور توحید اور محبت وصدق اور صفا کی قدم سے دعا کرتا کرتا فنا کی حالت تک پہنچ جاتا ہے تب وہ زندہ خدا اس پر ظاہر ہوتا ہے جو لوگوں سے پوشیدہ ہے۔"

(ملفوظات جلد اول صفحہ 263)

خدا سے صلح کرو۔ فرمایا۔

"خدا سے صلح کرو۔ سچی پرہیز گاری سے کام لو۔ آسمان اپنے غیر معمولی حوادث سے ڈرا رہا ہے۔ زمین بیماریوں سے انذار کررہی ہے۔ مبارک وہ جو سمجھے۔"

(ملفوظات جلد اول صفحہ 263)

سامعین! زبانیں سیکھنے کے متعلق نصیحت کرتے ہوئے آپؑ نے فرمایا۔

"مَیں یہ بھی اپنی جماعت کو نصیحت کرنا چاہتا ہوں کہ وہ عربی سیکھیں کیونکہ عربی کی تعلیم کے بدُوں قرآن کریم کا مزہ نہیں آتا۔ پس ترجمہ پڑھنے کے لیے ضروری اور مناسب ہے کہ تھوڑا تھوڑا عربی زبان کو سیکھنے کی کوشش کریں۔ آج کل تو آسان آسان طریق عربی پڑھنے کے نکل آئے ہیں۔ قرآن شریف کا پڑھنا جبکہ ہر مسلمان کا فرض ہے تو کیا اس کے معنی یہ ہیں کہ عربی زبان سیکھنے کی کوشش نہ کی جاوے اور ساری عمر انگریزی اور دوسری زبانوں کے حاصل کرنے میں کھو دی جاوے۔ ہاں یہ بھی یاد رکھو کہ چونکہ استحکام گورنمنٹ نے ایک قومی گورنمنٹ کی صورت اختیار کرلی ہے۔ اس لیے قومی گورنمنٹ کی زبان بھی ایک قومیت کا رنگ رکھتی ہے۔ پس ضروری ہے کہ اپنے مطالب اور اغراض کو حکام پر پورے طور سے ذہن نشین کرنے کے لیے انگریزی پڑھو تاکہ تم گورنمنٹ کو فائدہ اور مدد پہنچا سکو۔"

(ملفوظات جلد اول صفحہ 297)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اِن نصائح پر عمل کی توفیق دے۔ آمین

(کمپوزڈ: مسز عطیۃ العلیم۔ ہالینڈ)